REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. ?/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/ ADP.3
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۰
شمارہ ۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور
نائب:۔ جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ | ۲۲ صلح ۱۳۶۰ ہش | ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ صلح (جنوری) - حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۱ صلح (جنوری) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بدستور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ صلح (جنوری) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ہنوز حیدرآباد میں ہی قیام فرما ہیں - ۲۴ ماہ رواں تک قادیان میں واپسی کی اُمید ہے - اللہ تعالیٰ ہر آن حامی و ناصر ہو - اور بحفاظت مرکز سلسلہ میں واپس لائے - آمین - مقامی طور پر تمام درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - الحمد للہ۔

☆ — آج ۱۲ ربیع الاوّل کو مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا - تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں دی جائے گی ٭

بے شمار افضال و برکات سماوی سے معمور

دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے پُر معارف اور روح پرور ارشادات

اندرونِ ملک اور ممالکِ بیرون سے قریباً پونے دو لاکھ مہمانوں کی شمولیت!

ربوہ ۲۸ فتح (دسمبر) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ جو کہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ تھا، نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا - الحمد للہ ثم الحمد للہ -

اس جلسہ سالانہ میں جو کہ حسبِ معمول مسجد اقصیٰ کے سامنے والے میدان میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوا کہ مردانہ و زنانہ جلسہ گاہوں کی حاضری، لنگر خانوں سے استفادہ کرنے والوں، اپنے طور پر کھانا تیار کرنے والوں اور قریبی شہروں سے روزانہ آنے جانے والوں کے اعداد و شمار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک محتاط اندازے کے مطابق قریباً پونے دو لاکھ رہی - فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ - (واضح رہے کہ اس سلسلہ میں بدر مجریہ ۸ صلح (جنوری) میں جو اعداد و شمار درج کئے گئے تھے وہ ربوہ سے آنے والے غیر ملکی مہمانانِ کرام کی زبانی اور بعض پاکستانی اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات پر مشتمل تھے - ایڈیٹر بدر)

اس تین روزہ جلسہ سالانہ میں احبابِ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا مشاہدہ کیا - اُنہوں نے یہ ایام اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور مسجد مبارک میں باجماعت نمازِ تہجد کے دوران بہت پُر زور اجتماعی دعاؤں میں گزارے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید خاص طور پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بابرکت وِرد میں یہ بابرکت ایام بسر کئے۔

جلسہ کے پہلے روز افتتاح کے وقت اور دوسرے اور تیسرے روز ظہر و عصر کی نمازوں کے وقت کے بعد احبابِ جماعت نے سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے پُر معارف و رُوح پرور ارشادات سے استفادہ کیا - اور حضور کی زرّیں نصائح سے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا - اور غلبۂ دینِ اسلام کے لئے کام کرنے اور قربانیاں دینے کے ایک نئے عزم اور تعہد کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کے روزانہ کے پروگراموں کے علاوہ پہلے روز ۲۶ دسمبر کو مسجد مبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت شبینہ اجلاس منعقد ہوا - اور دوسرے روز مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبۂ تحریکِ جدید کے تحت عالمی زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا - اس کے علاوہ جدید پریس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سوالوں کے جواب دیئے - یہ دلچسپ اور معلومات افزا پروگرام ۲۷ دسمبر کی رات کو منعقد ہوا -

انتظامات جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا ہر مرحلہ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی سے طے ہوا - اگرچہ مہمانوں کی زیادہ تعداد اور تینوں روز موسم کی خرابی کی وجہ سے بہت سی دِقّتیں پیدا ہونے کا احتمال تھا - لیکن جلسہ سالانہ کے رضاکار کارکنوں نے نہایت احسن طور پر موسم کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات کا مقابلہ کیا - اور حتی الوسع اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر رہ کر رات اور دن جاگ کر بڑی محنت سے تمام فرائض سرانجام دیئے - اِس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی روک اور مشکل پیدا نہیں ہوئی -

بفضل اللہ تعالیٰ منتظمینِ جلسہ کی توقع کے مطابق احباب معمول سے زیادہ تشریف لائے - ان کا استقبال کرنے اور انہیں جملہ سہولتیں پہنچانے کے لئے دفتر جلسہ سالانہ پہلے سے مستعد تھا - اِسی طرح سے کھانے کے انتظامات میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی - اور چھ لنگر خانے پوری قوت سے کام کر کے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرتے رہے -

اگرچہ رہائش کی کمی ہمیشہ ہی درپیش رہتی ہے اور امسال مہمانوں کی زیادہ تعداد کی وجہ سے بہت بڑی تعداد کو خیموں میں بھی ٹھہرنا پڑا - لیکن مہمانوں کے تعاون اور رضا کاروں کی محنت اور فرض شناسی کی وجہ سے تمام کام معمول کے مطابق ہوتا رہا -

نمائندہ وفود اور غیر ملکی مہمانان

امسال بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ میں اُنیس ۱۹ بیرونی ممالک (انڈونیشیا - امریکہ - نائیجیریا - ماریشس - سورینام - برونی - ملائیشیا - فجی - سیرالیون - غانا - ڈنمارک - ہالینڈ - برما - سنگاپور - سویڈن - کینیڈا - یوگنڈا - اور مصر) کے ۱۲۵ - احمدی احباب و خواتین اپنے ملک کے نمائندہ وفود کے طور پر شریک ہونے کے لئے تشریف لائے - بیرونی ممالک کی جماعتوں کے اِن نمائندہ وفود کے علاوہ ممالکِ شرق و غرب سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب اپنے طور پر جلسہ میں شریک ہوئے - بیرونی ممالک سے نمائندہ وفود کی شکل میں آنے والے مہمانوں میں سب سے بڑا قافلہ انڈونیشیا سے آیا تھا جس میں ۲۳ مرد و زن شامل تھے - دُوسرے نمبر پر سب سے بڑا قافلہ امریکہ کے ۲۱ - احمدی احباب و مستورات پر مشتمل تھا -

ان وفود کی رہائش اور آرام و آسائش کے لئے تحریکِ جدید - صدر انجمن احمدیہ - خدام الاحمدیہ - انصار اللہ اور دارالضیافت کے جدید ترین رہائشی سہولیات سے آراستہ گیسٹ ہاوسز میں خصوصی انتظامات کئے گئے تھے -

امسال بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی خصوصی کشش اور دلچسپی کا سبب یہ تھا کہ پہلی بار انگریزی اور انڈونیشین دو زبانوں میں ۲۲۲ افراد کے لئے تقاریر کے ترجمہ سُنانے کا انتظام کیا گیا تھا - معزز مہمان کانوں سے ہیڈ فون لگا کے انٹر پریٹر باکس (INTER FERATORS BOX) سے نشر ہونے والے تراجم سُن رہے تھے - یہ عظیم منصوبہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی مالی معاونت اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی سرپرستی میں تکمیل کو پہنچا - جس پر ایک لاکھ روپے سے کم اخراجات ہوئے - جبکہ اس نظام کی تنصیب کے لئے بجلی کی دوسری کمپنیوں نے پچاس لاکھ روپے کے لگ بھگ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

الفجر الجديد

السيد محمود الحاج احمد عوده رئيس الجماعة الاحمدية في الكبابير حيفا (اسرائيل)

محترم الحاج محمود احمد صاحب عودہ نے اپنی یہ پُرکیف نظم جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۰ء کے پہلے اجلاس میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ اور حاضرینِ جلسہ کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد جب محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ نے یہ نظم سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی تو از راہِ ذرّہ نوازی و قدردانی حضور پُرنور نے بھی اس کے بارے میں پسندیدگی کے کلمات ارشاد فرمائے

و ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ———— (ایڈیٹر بدر)

ظَهَرَ الْهُدٰى مِنْ قَادِيَانْ   ظَهَرَ الْمَسِيحُ الْأَمْجَدِ
بُشْرٰى لِأَهْلِ السِّلْمِ - وَ   الْإِسْلَامِ دِينِ مُحَمَّدِ
جَاءَ الْمَسِيحُ بِوَقْتِهِ   جَاءَ الْإِمَامُ الْمُهْتَدِي
لَيْسَ الْإِمَامُ الْمُوسَوِي   هٰذَا مَسِيحُ مُحَمَّدِ
هٰذَا مَسِيحُ الْقَادِيَان   وَالنَّاصِرِي لَمْ يَخْلُدِ
هٰذَا غُلَامُ الْمُرْتَضٰى   وَغُلَامُ مَرْيَمَ أَجْعَدِ
هُوَ أَحْمَرُ فِي لَوْنِهِ   وَبِشَعْرِهِ الْمُتَجَعِّدِ
وَمَسِيحُنَا الْآدَمِيُّ اللَّوْنِ   لَيْسَ بِأَجْعَدِ
بَلْ شَعْرُهُ مُسْتَرْسِلٌ   هُوَ أَسْبَطُ بَلْ أَسْوَدِ
نصفَاتُهُمْ مَوْجُودَةٌ   قَدْ دُوِّنَتْ بِالْأَبْجَدِ
بِحَدِيثِ خَيْرِ الْخَلْقِ   فِي مِعْرَاجِهِ الْمُسْتَرْشِدِ
لَمْ يَبْقَ مِنْ لَبْسٍ وَإِبْهَامٍ   لِوَصْفِ مُجَدِّدِ
قَدْ مَاتَ عِيسٰى مَرْيَمٍ   وَإِلَى السَّمَا لَمْ يَصْعَدِ
وَبِأَرْضِ كَشْمِيرٍ تَبَيَّنَ   قَبْرُهُ وَتَأَكَّدِ
وَلِمَنْ أَرَادَ زِيَارَةً   لِضَرِيحِهِ الْمُتَوَاجِدِ
فِي بَلْدَةٍ بِسِرِي نَغَار   فِي خَانِيَارٍ يُوجَدِ
الْأَمْرُ هٰذَا انْتَهٰى   بِوَفَاتِهِ بِتَأَكُّدِ
هُوَ ابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ   شَعْبٍ لِلْيَهُودِ مُجَدِّدِ
قَدْ جَاءَ يَهْدِي قَوْمَهُ   وَبِشَرْعِ مُوسٰى يَقْتَدِي
وَأَتٰى بِإِنْجِيلٍ يُفَسِّرُ   فِيهِ عَهْدَ تَجَدُّدِ
فَالْعَهْدُ عَهْدٌ وَاحِدٌ   فَقَدِيمُهُ يَتَجَدَّدِ
وَقَدِ انْتَهٰى مِيثَاقُهُ   بِمَجِيءِ شَرْعِ مُحَمَّدِ
شَرْعٌ أَتٰى مُتَكَامِلٌ   فِي كُلِّ عَصْرٍ مُرْشِدِ
وَلِكُلِّ شَعْبٍ مِنْ شُعُوبِ   الْأَرْضِ هَادٍ أَوْحَدِ
وَالْآنَ جَاءَ مُجَدِّدًا   لِلدِّينِ خَيْرَ مُؤَيِّدِ
هُوَ أَحْمَدُ الْمَوْعُودُ مَنْ   قَدْ جَاءَ وَقْتَ تَجَدُّدِ
هٰذَا رَسُولُ الْمُسْلِمِينَ   وَخَادِمٌ لِمُحَمَّدِ
هُوَ خَادِمٌ لِلدِّينِ   لِلْإِسْلَامِ خَيْرُ مُؤَيِّدِ
هُوَ مِثْلُ عِيسٰى رُتْبَةً   وَهُوَ الْإِمَامُ الْمُقْتَدِي
هُوَ تَابِعٌ لِمُحَمَّدٍ   لِلْمُسْلِمِينَ كَمُنْجِدِ

وَهُوَ الْمُحَكَّمُ فِي قَضَايَا   النَّاسِ عَمْدًا لَا يَخْلُدِ
لِلسِّلْمِ يَدْعُو لِلسَّلَامَةِ   مِنْ عَذَابٍ مُؤْبِدِ
هُوَ فَادِيًا بِالرُّوحِ   شَرْعَ مُحَمَّدٍ وَمُؤَيِّدِ
بَذَلَ الْحَيَاةَ رَخِيصَةً   لِيُشِيدَ صَرْحَ مُحَمَّدِ
مِنَّا إِلَيْهِ تَحِيَّةٌ   تَعْلُو سَمَاءَ الْفَرْقَدِ
وَكَذَاكَ نُورُ الدِّينِ   صِدِّيقُ الْإِمَامِ الْأَوْحَدِ
وَخَلِيفَةٌ مِنْ بَعْدِهِ   خَلَفًا لِخَيْرِ مُجَدِّدِ
أَحْيَا تُرَاثَ خِلَافَةٍ   لِلْمُسْلِمِينَ وَجَدَّدِ
وَلَهَا أَنَارَ مَسَالِكًا   لِلتَّابِعِينَ وَعَبَّدِ
مِنْ بَعْدِهِ جَاءَ الْبَشِيرُ   لِنَشْرِ دَعْوَةِ أَحْمَدِ
دَوْرٌ لِمَحْمُودِ السَّمَاءِ   أَتٰى بِفَضْلٍ سَرْمَدِ
فَبِرَحْمَةٍ مِنْ خَالِقِ   الْأَكْوَانِ جَاءَ يُشَيِّدِ
فُتِحَتْ لَهُ الْأَقْطَارُ   وَالْأَمْصَارُ بَعْدَ تَبَلُّدِ
وَبِعَهْدِهِ بَرَكَاتُ رَبِّ   الْكَوْنِ جَاءَتْ تَشْهَدِ
خَمْسُونَ حَوْلًا فِي الْخِلَافَةِ   قَدْ قَضٰى بِتَجَلُّدِ
اَلْمُصْلِحُ الْمَوْعُودُ جَاءَ   لِيَهْدِيَ قَوْمَ مُفْسِدِ
وَسَيَحْفَظُ التَّارِيخُ   ذِكْرَاهُ وَفِيهِ سَيَخْلُدِ
وَالْآنَ دَوْرُ النَّصْرِ جَاءَ   بِعَهْدِ نَاصِرِ أَحْمَدِ
أَنْتَ الْخَلِيفَةُ وَابْنُ   مَحْمُودِ الْبَشِيرِ الْأَمْجَدِ
حُزْتَ الْمَكَارِمَ وَالْفَضَائِلَ   يَا حَفِيدَ الْأَحْمَدِ
يَا مَنْ تَحَدَّيْتَ النَّصَارٰى   كُلَّهُمْ فِي مَشْهَدِ
مِنْ أَنَّ عِيسٰى لَمْ يَمُتْ   صَلْبًا وَلَيْسَ بِمُفْتَدِي
أَثْبَتَّ ذٰلِكَ بِالْبَرَاهِينِ   الَّتِي لَا تَقْبَلَنَّ تَرَدُّدِ
وَعَقِيدَةُ التَّثْلِيثِ بَاطِلَةٌ   بَدَتْ لِمُشَاهِدِ
فِي عُقْرِ دَارِهِمْ بِلُنْدُنْ   كَانَ يَوْمُ الْمَوْعِدِ
يَوْمٌ شَهِدْتُ بِهِ انْتِصَارَ   الْحَقِّ يَوْمٌ أَمْجَدِ
وَتَتَالَتِ الْأَصْوَاتُ،   فَلْيَحْيٰى خَلِيفَةُ أَحْمَدِ
فَاللّٰهُ نَاصِرُ دِينِهِ   فِي عَهْدِكُمْ وَمُؤَيِّدِ
يَوْمٌ يَسُودُ بِهِ   السَّلَامُ بِعَالَمٍ مُتَجَدِّدِ
وَيُطِلُّ فَجْرُ غَدٍ جَدِيدٍ   فِي ظِلِّ نَاصِرِ أَحْمَدِ

کوپن ہیگن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

ہمبرگ سے روانگی اور کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

۲۲ جولائی کی صبح کو حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مع اہل قافلہ ہمبرگ سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ احباب جماعت حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے اُس روز صبح ہی سے احمدیہ مشن ہاؤس اور اس سے ملحق مسجد فضلِ عمر پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ جب دس بجے صبح تک اکثر احباب آ گئے تو حضور نے مشن ہاؤس سے مسجد فضلِ عمرؓ میں تشریف لا کر اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد حضور مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ اور بیس منٹ کے بعد پھر واپس تشریف لائے۔ جملہ حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور کوپن ہیگن جانے کے لئے مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا موٹر کار میں سوار ہوئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو رخصت کرنے کی غرض سے لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کی عہدیداران اور ممبرات کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مشن ہاؤس کے اندر حضرت سیّدہ سے الوداعی ملاقات کی اور آپ کو دلی دُعاؤں کے ساتھ بہت مخلصانہ طور پر الوداع کہا۔ حضور مع اہلِ قافلہ ساڑھے دس بجے صبح تین موٹر کاروں میں مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ چوتھی کار میں مبلغ ہمبرگ مکرم لئیق احمد منیر صاحب بعض مقامی احباب کی معیت میں مشایعت کی غرض سے علیحدہ کاروں میں پُٹ گارڈن تک جانے کے لئے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

حضور بارہ بج کر چالیس منٹ پر پُٹ گارڈن پہنچے۔ وہاں ایک ہوٹل میں چائے نوش فرمانے کے بعد موٹر کاروں سمیت ڈیڑھ بجے فیری میں سوار ہو کر ایک گھنٹہ بعد ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر ڈنمارک کی بندرگاہ روڈ بی پر اُترے۔ اور پھر وہاں سے موٹر کاروں میں سفر جاری رکھتے ہوئے کوپن ہیگن کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک سنسان جگہ پر ٹھہر کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چار بجے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد کوپن ہیگن کی جانب سفر جاری رکھا۔ پانچ بجے شام اُڈبی (UDBY) کے مقام پر سڑک کے کنارے ۱۸۹۸ء کے ایک قدیمی ہوٹل میں سہ پہر کی چائے نوش فرمائی۔ یہاں سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ مبلغ ڈنمارک سید میر مسعود احمد صاحب کوپن ہیگن کے بعض مقامی احباب کے ہمراہ ایک موٹر کار میں روڈ بی سے واپس آتے ہوئے قافلہ میں آ شامل ہوئے۔ وہ حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے کوپن ہیگن سے روڈ بی پہنچے تھے۔ لیکن چونکہ حضور روڈ بی مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے پہنچ گئے تھے اس لئے وہ وہاں حضور کا استقبال نہ کر سکے۔ اور روڈ بی سے واپس آ کر کوپن ہیگن پہنچنے سے پہلے پہلے حضور کے قافلہ میں آ شامل ہوئے۔ شام سے پہلے پہلے حضور کوپن ہیگن میں ورُود فرما ہوئے۔ اور سیدھے مسجد نصرت جہاں پہنچے۔ اور مسجد سے ملحق مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔ وہاں بہت سے مقامی احباب حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں پہلے ہی سے چشم براہ تھے۔ انہوں نے اسلامی نعرے بلند کر کے حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جانے سے قبل ان سے کچھ دیر باتیں کیں۔

استقبالیہ تقریب میں سوالوں کے جواب

۲۳ جولائی کی شام کو جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں مسجد نصرت جہاں میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ڈنمارک کے نومسلم احمدی اور دیگر احباب کے علاوہ کوپن ہیگن کے زیرِ تبلیغ دوستوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جب جملہ مہمانانِ کرام اپنی اپنی نشستوں پر آ بیٹھے تو حضور ساڑھے سات بجے شام تشریف لا کر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ کوپن ہیگن میں مقیم ڈنمارک کے ہمارے نومسلم احمدی بھائی مکرم الحاج نوح ہنڈسن نے تلاوتِ قرآن مجید کے بعد ڈینش زبان میں تعارفی تقریر کی۔ اور پھر خود ہی اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ انہوں نے حضور کا تعارف کرانے اور دُنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور نوعِ انسانی کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں حضور کے عظیم الشان کارناموں اور خدمات کا ذکر کرنے کے علاوہ حضور کے حالیہ دورے کے مقصد پر بھی روشنی ڈالی۔

اشاعتِ اسلام کا بنیادی تقاضا

تعارفی تقریر کے بعد مہمانانِ کرام کو دعوت دی گئی کہ اگر وہ چاہیں تو سوالات کر سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ ان کا بخوشی جواب دیں گے۔ اس پر ایک دوست نے سوال کیا کہ اہلِ ڈنمارک تک اسلام کا پیغام زیادہ مؤثر طریق پر پہنچانے کے لئے مزید کیا کچھ کرنا ضروری ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ جہاں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا تعلق ہے، مبلغِ اسلام کی حیثیت سے ہماری ذمّہ داری اتنی ہی ہے کہ ہم اپنی سی مقدور بھر کوشش کریں۔ کسی کو مسلمان بنانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ یورپ، امریکہ اور ان کے زیرِ اثر علاقوں میں ہمارے لئے مشکل یہ ہے کہ وہ محض زبانی تبلیغ سے اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر وہ اسلامی تعلیم کے قائل ہو جائیں اور اکثر قائل ہو بھی جاتے ہیں وہ اسے قبول کرنے کے لئے اس وقت تک تیار نہیں ہوں گے جب تک اُن کے سامنے اسلام کے پیش کردہ نظام کا عملی نمونہ نہ آئے۔ جہاں تک ان اقوام کے قبولِ اسلام کا تعلق ہے اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم اُنہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کریں کہ ہم جو کچھ اُنہیں پیش کر رہے ہیں وہ اس سے بہتر اور برتر ہے جو پہلے سے اُن کے پاس ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ اسلام کی فضیلت کے تو قائل ہو جائیں گے۔ اس امر کے لئے کہ وُہ اسلام کو قبول بھی کر لیں اسلام کے عملی نمونہ کی ضرورت ہے۔ یہاں کے لوگ اس سے مطمئن نہیں ہیں جو اُن کے پاس ہے۔ وُہ اس سے بہتر اور برتر کی تلاش میں ہیں۔ لیکن وہ اسلام کو جو یقیناً سب سے بہتر اور افضل و اعلیٰ ہے قبول اس وقت کریں گے جب ہم ہر حرکت و سکون میں اسلام کا نہایت حسین عملی نمونہ اُن کے سامنے پیش کریں گے۔

بہترین طریق ان قوموں کو مکمل تباہی سے بچانے کا یہ ہے کہ ہم تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عمل میں اسلام کا حُسن اُجاگر کر کے اسلام کا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں۔ اور اپنے قول اور فعل سے اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اور دیتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے قبول کر لیں۔

اسلام کی پیش کردہ حقیقی مساوات

ایک اور دوست نے دریافت کیا کہ کمیونزم کے نظریۂ مساوات میں لوگوں کے لئے ایک کشش ہے۔ لوگ اس سے متاثر ہو کر اس کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اسلام نے مساوات کا جو نظریہ پیش کیا ہے وہ کمیونزم کے نظریۂ مساوات سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ اور اگر ان دونوں میں کوئی فرق ہے تو وُہ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا مزدور کمیونزم سے متاثر ہو کر اپنی اُجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ تو کرتے ہیں اور اپنی اُجرتیں بھی بڑھوا لیتے ہیں۔ لیکن عدمِ مساوات کی کیفیت جوں کی توں برقرار رہتی ہے۔ اس لئے کہ اُجرتوں میں یکساں طور پر اضافہ سب کے لئے ہوتا ہے۔ حالانکہ ضرورتیں سب کی یکساں نہیں ہوتیں۔ ایک مزدُور ہے جس کے چار بچے ہیں اور ایک وہ ہے جس کا کوئی بچہ نہیں۔ اضافہ دونوں کی اُجرتوں میں اگر یکساں ہو تو اس کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ جس کا کوئی بچہ نہیں۔ اور اُسے کم پہنچے گا جس کے چار بچے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کی ضرورتوں میں فرق ہے۔

اس کے بالمقابل اسلام (جو مساواتِ انسانی کا زبردست علمبردار ہے) کے نزدیک مساوات کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اُس کا یہ حق ہے کہ اس کی ان استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کا پورا پورا انتظام ہو اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کا انتظام کرے۔ مثال کے طور پر اسلام کہتا ہے کہ ہر انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق غذا ملے۔ سب کو یکساں چیزیں دینا مساوات نہیں ہے۔ جو غذا ایک کے لئے مناسب ہے، ضروری نہیں کہ وہ دُوسرے کے لئے بھی متوازن ہو۔ سب سے پہلے اسلام نے متوازن غذا کا نظریہ پیش کیا تھا۔ آجکل کی متمدن دنیا متوازن غذا پر بہت زور دے رہی ہے۔ اور نہیں جانتی کہ متوازن غذا ہے کیا؟ اسلام کہتا ہے کہ ہر انسان کو وہ چیز ملنی چاہیئے جو اس کے لئے مناسب ترین ہے۔ حق یہ ہے کہ جب اسلام دُنیا میں پھیل جائے گا اُس وقت ہی سب کی ضرورتوں کو پُورا کرنے کا انتظام ہوگا۔ اور حقیقی مساوات کا قیام عمل میں آئے گا۔

اس ضمن میں حضور نے ایک اور امر کی طرف بھی توجہ دلائی اور وہ یہ کہ کسی چیز کی ضرورت سے زیادہ بہتات بھی اس کے استعمال میں توازن کو برقرار نہیں رہنے دیتی جس سے خرابی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا، پیداوار میں بے پناہ اضافہ MASS PRODUCTION مغرب میں نئی نسلوں کی صحت کو برباد کرنے کا ذمّہ دار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی اقوام کے لوگوں کی صحت میں انحطاط کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو متمدن قومیں ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جا رہی ہیں۔ اور پسماندہ قومیں رفتہ رفتہ اُوپر اُٹھ

رہی ہیں۔ اور دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہو رہی ہیں۔

آخر میں فرمایا اس زمانہ کی متمدن قوموں نے ابھی تک نہیں سمجھا کہ مساوات سے کیا مُراد ہے؟ مزدور نہیں جانتے کہ ان کا حق کیا ہے۔ اور انہیں حکومت سے کیا مانگنا چاہیئے۔ مساوات مساوات کا شور تو بہت ہے۔ لیکن حقیقی مساوات کا کہیں نام و نشان نہیں۔

اُمتِ مسلمہ کے لئے ایک سبق

ایک نائیجیرین طالب علم نے پوچھا کہ کچھ عرصہ قبل مسجد الحرام پر بعض مفسدوں نے قبضہ کر کے وہاں فساد برپا کیا تھا جس سے اللہ کے اس گھر کی بہت بے حرمتی ہوئی۔ جماعتِ احمدیہ بھی کلمہ گو ہے اور بیت اللہ کا احترام اس کا جزوِ ایمان ہے۔ مَیں یہ جاننا چاہوں گا کہ جماعتِ احمدیہ اس بارہ میں کیا کر رہی ہے کہ ایسا حادثہ پھر نہ پیش آئے۔

حضور نے فرمایا، ہر مُسلمان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسے واقعہ کا پھر اعادہ نہ ہو اور بیت اللہ کی حرمت پر کبھی کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ ہمارے پاس دولت اور وسائل نہیں ہیں کہ ہم خود بیت اللہ کی حفاظت کا فریضہ انجام دے سکیں۔ لیکن ایک چیز ہمارے پاس ہے اور وہ دنیا کے مہلک ترین ہتھیاروں سے بھی بڑھ کر کارگر ہتھیار ہے۔ اور وہ ہے دُعا کا ہتھیار۔ ہم دُعائیں کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ایسا حادثہ پھر کبھی پیش نہ آئے۔ ویسے مَیں سمجھتا ہُوں کہ اُمتِ مسلمہ کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے اور وہ یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجُوع کریں اور اس سے اس کی حفاظت اور پناہ طلب کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں۔

اسلام اور مُسلمانوں کا سیاسی طرزِ عمل

ایک دوست نے بعض اسلامی مُلکوں میں رُونما ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ وہاں جو واقعات رُونما ہوئے ہیں اور خود اسلام کے نام پر وہاں جو طرزِ عمل اختیار کیا گیا ہے کیا واقعی وہ اسلام کے عین مطابق ہے؟

حضور نے فرمایا، اسلامی مُلک ایک نہیں بہت سارے ہیں۔ دُنیا میں اسلامی ملکوں کی تعداد ۴۴ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا سیاسی طرزِ عمل ہے اور وہ ہے بھی ایک دوسرے سے مختلف اور ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی جگہ اسلام پر عمل پیرا ہونے کا مدعی ہے۔ اب آپ کس کو کہیں گے اسلامی اور کس کو غیر اسلامی۔ ہمیں سیاست کے بارہ میں اسلام کے رہنما اُصولوں اور دُنیا بھر کے مُسلمان سیاستدانوں کے طرزِ عمل کو خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا یہ چاہیئے کہ اسلام کیا کہتا ہے اور پھر اس عمل کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اسلام کے تقاضوں کو کون پورا کر رہا ہے۔ اور کون نہیں کر رہا۔

مصنوعی اشیاء اور اُن کی مضرت

ایک اور ڈینش دوست نے جو تحقیقاتی ادارہ سے متعلق ہیں کے ڈائریکٹر ہیں عرض کیا کہ مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اسلام پہلا مذہب ہے کہ جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے متوازن غذا پر زور دیا تھا۔ مَیں اُمید رکھتا ہُوں کہ آپ اسلام کے ایک مقتدر نمائندہ کی حیثیت سے غیر قدرتی طریق پر تیار کی جانے والی (SYNTHETIC) اشیائے خوردنی کے خلاف آواز اُٹھائیں گے۔ اور اُن کی تیاری کے سلسلہ کو بند کرانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہ کئی لحاظ سے مضرت رساں ہیں۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ مَیں عرصہ سے غیر قدرتی طریق پر تیار کی جانے والی اشیاء کے خلاف آواز اُٹھا رہا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے Synthetic اشیاء خوردنی کی مضرت پر بہت ہی بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اسلام کہتا ہے کہ تم خدا کی بنائی ہوئی کسی چیز کے خواص کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ جب انسان ہر ذرہ میں پوشیدہ خواص کا احاطہ نہیں کر سکتا تو پھر یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہر سنتھیٹک ہمیشہ ناقص ہی رہے گی۔ انسان زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ کسی چیز کے جتنے خواص وہ معلوم کر سکا ہے وہ ان کے مطابق ان کا سنتھیٹک بدل تیار کر لے۔ جو خواص اُسے معلوم ہی نہیں وہ سنتھیٹک چیز تیار کرتے وقت اسے ان خواص کا حامل کیسے بنا سکتا ہے؟ فرمایا، سنتھیٹک اشیائے خوردنی تیار کرنا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہُوئی چیز کا بدل تیار کر لیا ہے حماقت ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ کسی ایک ذرہ کا بھی بدل نہیں بنا سکتا۔

ایک ہونہار ڈینش بچّی کی ذہانت پر شاباش

ایک ڈینش عیسائی دوست مسٹر پیلے حینت ود (PALLE HENNET YED) بھی اس استقبالیہ دعوت میں مدعو تھے۔ وُہ اپنی آٹھ نو سال کی بچّی میٹے (METTE) کو بھی اپنے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ اُس بچّی نے بڑی جرأت اور ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضور سے دریافت کیا کہ روس مذہب کا شدید مخالف ہے۔ اس کے زیرِ نگیں علاقہ میں مسلمان بھی بہت بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ مَیں یہ پوچھنا چاہتی ہُوں کہ کیا وہاں کے مُسلمانوں کو مشکلات و مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا؟

حضور نے فرمایا، ہاں بیٹی! اُنہیں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ اس آزادی سے اپنے مذہب پر عمل نہیں کر سکتے جس آزادی سے پہلے کرتے تھے۔

یہ اس مجلس کا آخری سوال تھا۔ اس کے جواب پر مجلس برخاست ہوئی۔ اور جملہ مہمانوں نے باری باری حضور سے مصافحہ کر کے پُر معارف ارشادات سے نوازنے پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے اُس ڈینش بچّی کو جس نے سوال کیا تھا بُلا کر بہت شاباش دی اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور اس کے والد کو جو ساتھ ہی کھڑے تھے نصیحت فرمائی کہ وہ بچّی کو روزانہ "لیسی تھن" (LECITHIN) نامی دوا استعمال کرائیں تاکہ اس کا حافظہ اور ذہانت اَور بڑھے۔ اور وہ اپنی کلاس میں اوّل آئے اور بڑی ہو کر یونیورسٹی میں بھی نمایاں اور امتیازی پوزیشن حاصل کرے۔ پھر بچّی کو امریکی فرم کے تیار کردہ "سویا لیسی تھن" (SOYA-LECITHIN) کے چھ کیپسول اپنے پاس سے مرحمت فرمائے۔ اور اسے مخاطب کر کے فرمایا۔ مَیں یہ کیپسول بطور تحفہ دیتا ہُوں۔ تم بازار سے مزید کیپسول خرید کر روزانہ استعمال کیا کرو۔ میں تمہارے لئے دُعا بھی کروں گا۔ تم انشاء اللہ ہر کلاس میں اوّل آیا کرو گی۔ بچّی کیپسولز اور دُعاؤں کا تحفہ لے کر بہت خوش ہوئی۔ اور اس نے اَدب سے گردن جُھکا کر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے والد نے بھی حضور کا بطورِ خاص شکریہ ادا کیا اور بہت ممنونیت کا اظہار کرتے ہُوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔

اس استقبالیہ تقریب میں حضور نے تمام سوالوں کا جواب انگریزی میں دیا۔ ترجمان کے فرائض ہمارے نو مُسلم احمدی بھائی جناب الحاج نوح ہنڈسن نے ادا کئے۔ وُہ ڈینش زبان میں کئے جانے والے سوالوں کا انگریزی میں اور حضور کے انگریزی جواب کا ڈینش زبان میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرتے جاتے تھے۔

ایک تاریخی قصبہ کی سَیر

۲۴ر جولائی کو حضور مع حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ واہلِ قافلہ کوپن ہیگن کے جانب شمال ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ایک پُرانے تاریخی قصبہ "ہی لے روڈ" (HILLE ROAD) نامی میں سَیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سَیر میں مبلغ ڈنمارک مکرم سیّد مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال، مبلغ جرمنی مکرم منصور احمد خان صاحب۔ ڈینش نو مسلم احمدی بھائی جناب کمال کروگ اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف کوپن ہیگن بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

حضور موٹر کاروں کے ذریعہ چار بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر پانچ بجے "ہی لے روڈ" پہنچے۔ یہاں کئی سو سال پُرانا ایک شاہی قلعہ ہے اور اس سے ملحق دُور تک پھیلا ہوا جنگل ہے۔ جو کسی زمانہ میں شاہی شکارگاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس جنگل میں کچھ دیر چہل قدمی کرنے کے بعد حضور سرسبز کھیتوں میں سے گزرنے والے ایک اور راستہ سے ساڑھے چھ بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔

احبابِ جماعت سے بصیرت افروز خطاب

حسبِ پروگرام ۲۴ر جولائی کی شام کو جب سب احباب جو ڈنمارک کے دُور دراز علاقوں سے تشریف لائے تھے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ساڑھے سات بجے شام مسجد میں تشریف لا کر انہیں ایک نہایت بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

حضور کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد پہلے مکرم مبین الحق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالوہاب صاحب بٹ آف انگلستان نے سیّدنا حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دُنیا کے یہ ویرانے

خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب کو نصیحت فرمائی کہ ہر احمدی کو ہمیشہ اپنا مقام اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ بات ہمیشہ اس کے ذہن میں مستحضر رہنی چاہیئے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت میں مَیں کیا ہُوں؟ مجھ پر کیا ذمہ داریاں ہیں؟ جماعت احمدیہ کو کس غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ وہ کونسے خدائی وعدے ہیں جن کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے؟ وہ کونسی نئی بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کس طرح ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔ حضور نے فرمایا، ان سب باتوں کو پیشِ نظر رکھے اور ان پر غور کئے بغیر ایک احمدی کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

بعد ازاں حضور نے احباب کو اس آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے آسمانی منصوبہ کی ابتداء یاد دلاتے ہوئے فرمایا، ۹۰ سال پہلے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک ایسا فرد تھا جسے اس کا خاندان بھی نہیں پہچانتا تھا۔ اُس کے اپنے قریبی رشتہ دار بھی بھُول جاتے تھے کہ وہ بھی اُن کے خاندان کا ایک فرد ہے۔ اس کی بچیاں اور پھُوپھیاں اُسے کھانا دینا بھُول جاتی تھیں۔ اور جب اُنہیں یاد آتا تو بچے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کر کے اس کے لئے کھانے کا انتظام کر دیتیں۔ جب تلاوتِ قرآن میں اُسے مُستغرق رہتے ہُوئے ایک زمانہ گزر گیا تو خدا تعالیٰ نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اُٹھ اور دین کی خدمت کر۔ مَیں نے تیرے ذریعہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حضور نے غلبۂ اسلام کے آسمانی منصُوبہ کی ابتداء کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ قرآن کریم کی رُو سے دو زمانے بہت ہی مبارک ہیں۔ ایک حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ۔ اُس وقت کی معلومہ دُنیا میں اسلام پھیلا اور غالب آیا۔ تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اس محبت اور پیار کے ساتھ اُس حُسن اور نُور کے ساتھ جو قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ دُوسرے مہدیؑ کا زمانہ۔ جب آپؑ نے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے عزم کا اعلان کیا تو کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا

عیسائی اور کیا آریہ ست والے ۔ سب متحد ہو کر آپؑ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے ۔ لیکن خدا نے کہا کہ میں تجھے کامیاب کروں گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دُوں گا ۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت سے آج تک خدا تعالیٰ اپنی تائید و نُصرت کے لاکھوں نشان دکھا چکا ہے ۔ اسلام رفتہ رفتہ دُنیا میں پھیل رہا ہے ۔ اور اس کے غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے آ رہے ہیں ۔ ہماری تعداد دُنیا میں اب ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ دُنیا کی آبادی میں ایک کروڑ کی کوئی اہمیت نہیں ۔ لیکن ۹۰ سال کے عرصہ میں اُس ایک کے ایک کروڑ میں تبدیل ہونے کی اہمیت ہے ۔ اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ اگر آئندہ نوّے سال میں ہر ایک احمدی ایک کروڑ میں بدل جائے تو دُنیا کی ساری آبادی کا اسلام قبول کر لینا ناممکن نہیں ۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ ایک حقیقت ہے اور زمانہ خود اس کا شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہمارا ہر قدم سُرعت کے ساتھ ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے اور ہم درجہ بدرجہ ترقی کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر حضور نے اپنے عہد کی تحریکوں میں سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن ، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبوں اور ان کے تحت انجام پانے والے کارناموں اور اُن کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے انقلابِ عظیم کا تفصیل سے ذکر کیا ۔ اور تراجم قرآن مجید کی اشاعت اور دُنیا کے مختلف ملکوں میں بعض نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبوں پر روشنی ڈالی اور خدا تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ۔ خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ سوچیں اور غور کریں کہ آپ کی ذمہ داریاں کس تیزی سے بڑھ رہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے زبردست دلائل دئے ہیں ۔ ان کے نتیجہ میں صلیب ٹوٹ چکی ہے ۔ مسیح علیہ السلام کا بہ موت سے وفات پانا خود عیسائی تسلیم کر چکے ہیں ۔ اب صرف ایک رسم رہ گئی ہے جس کی وہ پیروی کر رہے ہیں ۔ عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں ہے آپ کے پاس سب کچھ ہے ۔ سب کچھ رکھنے کے باوجود آپ اسے دُنیا کو دینے کی کوشش کیوں نہیں کرتے ؟

حضور نے احباب کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ۔ آپ کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ کا ایک سیکنڈ انسان برداشت نہیں کر سکتا ۔ یورپین قوموں کے افراد خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ کی طرف بھاگے جا رہے ہیں ۔ اور آپ ہیں کہ آرام سے بیٹھے ہیں ۔ اور انہیں بچانے کی فکر نہیں کرتے ۔ یہاں آ کر چند ہزار کرونے (ڈنمارک کا سکہ) کمانا تو کوئی کام نہیں ۔ اصل کام تو اُن لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ سے بچانا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل تو بارش کی طرح برس رہے ہیں ۔ اور ہمیں بیدار کر رہے ہیں کہ ہم آگے بڑھیں ۔ اور ان لوگوں کو اس آگ سے بچائیں جو اُن کے چاروں طرف بھڑک رہی ہے ۔ لیکن آپ کے دلوں کی حالت اور عمل کی کیفیت ایسی نہیں جس سے آپ کے پُوری طرح بیدار ہونے کا ثبوت مل سکے ۔ ہمارے جو لوگ دُوسرے ملکوں میں رہتے ہیں میرے نزدیک ان کی حالت کسی نہ کسی حد تک قابلِ اصلاح ہے ۔ ان پر ماحول کا اثر ہو رہا ہے ۔ گو انہیں اس کا پتہ نہیں ۔

حضور نے فرمایا ۔ اس وقت جماعتِ احمدیہ جس دَور میں داخل ہو چکی ہے وہ بہت اہم دَور ہے ۔ مجھے اور آپ کو قربانی دینی پڑے گی ۔ اس کے بعد بہت جلد ایک انقلابِ عظیم آنے والا ہے ۔ سکنڈے نیویا میں عیسائیت سب سے بعد میں پھیلی گیارھویں صدی عیسوی میں اسے یہاں نفوذ حاصل ہُوا ۔ یہاں جب پادری پہنچے تو لوگوں نے اُنہیں قتل کرنا شروع کر دیا ۔ ان کا قتل ہونا ہی یہاں عیسائیت کو پھیلانے کا موجب بن گیا ۔ اتنا شدید ردِّ عمل ہُوا اس کا کہ لوگ عیسائیت کی طرف متوجہ ہونے لگے ۔ اور رفتہ رفتہ یہاں عیسائیت غالب آ گئی ۔ پس تم لوگ جو روزی کمانے کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہو ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہوئے اور اس پر توکّل رکھتے ہوئے محبت اور پیار کے ساتھ یہاں کے لوگوں کو سمجھاؤ کہ کیوں ہلاکت کی طرف جا رہے ہو ۔ اصل الاصول یہ ہے کہ ہم نے اپنے پر بھروسہ نہیں کرنا ۔ بھروسہ صرف اور صرف خدا پر کرنا ہے ۔ کوشش کریں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاریں ۔ اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان لوگوں کا اُستاد بنایا ہے ۔ ان کا لیڈر بنایا ہے ۔ آپ ان کی نقل نہ کریں ۔ بلکہ اپنے عمل سے ان کی رہنمائی کریں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ بصیرت افروز خطاب جو شام کو سات بج کر ۳۵ منٹ پر شروع ہُوا تھا ۔ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ تک جاری رہنے کے بعد ۹ بج کر ۱۰ منٹ پر اختتام پذیر ہُوا ۔ احمدی خواتین بھی بہت کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں ۔ خطاب کے بعد حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا نے انہیں مُصافحہ اور ملاقات کا شرف بخشا ۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی

۲۵ جولائی جمعہ کے روز حضور ایدہ اللہ نے مسجد نصرت جہاں میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل اسلام میں عورت کے اور مرد کے مساوی درجہ اور مقام پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ احباب نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے ۔

ساڑھے تین بجے حضور کے مسجد میں تشریف لانے پر جناب الحاج نوح ہنڈسن نے اذان دی ۔ بعدہٗ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کا ذکر فرمایا کہ یہاں مغرب میں بالعموم یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے ۔ اسلامی تعلیم کی رُوح سمجھے بغیر اس پر اعتراضات کئے جاتے ہیں ۔ حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی رُو سے واضح فرمایا کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں کو بحیثیت انسان ہونے کے مساوی درجہ دیا ہے ۔ اور حقوق کے لحاظ سے ان میں مساوات قائم کی ہے ۔ اس نے شریعت کے مطابق اعمال بجالانے اور ان کا اجر ملنے کے لحاظ سے مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں کیا ۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نہ مَردوں کو محروم کیا ہے اور نہ عورتوں کو ۔

حضور نے اسلام کی رُو سے عورتوں اور مَردوں کے مساوی درجہ و مقام اور مساوی حقوق کا بہت تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد یورپ میں رہائش پذیر احباب کو مخاطب کرتے ہوئے آخر میں فرمایا ۔ ہمیں قرآن مجید کی شکل میں بہت عظیم کتاب دی گئی ہے ۔ اس لئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ۔ جو اعتراض کرے اُسے تم دھڑلے سے جواب دو ۔ اور کہو تم غلطی پر ہو ۔ خدا تعالیٰ کا کلام غلطی نہیں کر سکتا ۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔

ہلسنگور کی سیر

۲۶ جولائی کو حضور اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا مع اہلِ قافلہ کوپن ہیگن سے چالیس میل دُور جانب شمال مشرق ساحلی شہر ہلسنگور (HELSINGOR) تشریف لے گئے ۔

اس سیر میں مبلغ انچارج مغربی جرمنی محترم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب اور مبلغ ڈنمارک محترم سید مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال نیز کوپن ہیگن کے بعض مقامی احباب بھی ہمراہ تھے ۔

حضور نے کچھ دیر ساحلِ سمندر کی سیر کرنے کے بعد ساحل کے قریب بنا ہُوا قدیم شاہی قلعہ جو "کرونبورگ" (KRONBORG) کے نام سے موسوم ہے اندر سے دیکھا ۔ قلعہ کو اندر سے دیکھنے کے بعد حضور جملہ ہمراہیوں کے ساتھ موٹر کاروں میں HORN BACK کے مقام تک آئے اور یہاں ایک ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا ۔ وہاں سے روانہ ہو کر "جارلونڈ" (JORLUNDE) کے مقام پر ایک ہوٹل میں چائے نوش فرمائی اور پھر وہاں سے سات بجے شام کوپن ہیگن واپس تشریف لائے ۔

دس بجے شب حضور نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں ۔

انفرادی مُلاقاتیں

۲۸ جولائی کا دن کوپن ہیگن میں حضور کے قیام کا آخری دن تھا ۔ اس روز مشن ہاؤس اور مسجد نصرت جہاں میں احباب کی بکثرت آمد کی وجہ سے صبح سے شام تک بہت رونق رہی ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ سے اور مستورات حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے بہت دُور دُور سے آئے ہوئے تھے ۔ اور اپنے زیرِ تبلیغ افراد کو بھی ہمراہ لائے ہوئے تھے ۔

اس روز حضور نے نمازوں اور کھانے وغیرہ کے وقفہ کے سوا صبح سے شام تک احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا ۔ جب شام نو بجے ملاقاتوں کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا تو حضور نے جناب الحاج نوح ہنڈسن ، جناب کمال احمد کروگ ۔ اور جناب ابراہیم لوم ہالٹ کو (وہ انفرادی ملاقاتیں کرنے کے بعد ابھی تک ٹھہرے ہوئے تھے) ایک ساتھ یاد فرمایا ۔ اس اجتماعی ملاقات میں محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ شیخوپورہ کو بھی شریک ہونے کا موقع ملا ۔ حضور نے ڈنمارک کے ان تینوں نومسلم احمدی احباب کو ہدایت فرمائی کہ وہ شہر سے دُور کسی پُرفضا علاقہ میں عیدگاہ قائم کرنے کے لئے تقریباً ایک ہیکٹر (دو ایکڑ سے کچھ زائد) زمین تلاش کریں ۔ تاکہ وہ غیر مسقف کھلی مسجد یعنی عیدگاہ کے علاوہ کمیونٹی سنٹر کے طور پر بھی کام آ سکے ۔ وہاں تربیتی اجتماعات منعقد کئے جا سکیں ۔ اور جماعت کے دوست وہاں وقفہ وقفہ سے پکنک بھی منا سکیں ۔ حضور نے انہیں زمین کی تلاش اور خرید کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں ۔

بعد ازاں حضور نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں ۔ اس طرح کوپن ہیگن میں حضور کا چھ روزہ قیام نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اپنے اختتام کو پہنچا ۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک ۔

{منقول از الفضل ۱۶-۱۷-۱۸-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۸۰ء}

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

بنی نوعِ انسان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم احسانات

(قسط دوم)

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلےٰ و امیر مقامی ۔ قادیان

آپؐ خود فرماتے ہیں :-

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ
لَا ذَنْبَ لَہٗ (ابن ماجہ)

کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ۔

یہ تعلیم کسی مذہب نے بھی پیش نہیں کی ۔ اور نہ ہی اس رنگ میں انسانیت کی خدمت کسی نبی سے ظہور میں آئی ۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد ایسے ایسے جرائم کے مرتکب لوگوں کو آپؐ نے لا تثریب علیکم الیوم کہتے ہوئے جو عفوِ عام کا نمونہ دکھایا، تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ۔ اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ یہی لوگ اسلام میں داخل ہونے کے بعد آپ کی قوت قدسی سے ابدال کے زمرہ میں آگئے ۔ کیا اس سے بہتر مثال انسانیت کی خدمت کی پیش کی جاسکتی ہے ۔

قرآن مجید نے نوعِ انسان میں نام نہاد نسلی تفوق اور من گھڑت امتیاز کو مٹاتے ہوئے ساری انسانیت کو ایک ہی سطح پر رکھا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ
جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۔

(سورہ حجرات : آیت ۱۴)

اے لوگو ! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے ۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے ۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو ۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے اور بہت خبر رکھنے والا ہے ۔

اس ارشادِ باری کے تحت ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی دلکش انداز میں اپنی قوم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر پیغام پہنچاتے ہیں جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہے ۔ اس موقعہ پر آپ نے اعلان فرمایا :-

یاایھا الناس ان ربکم
واحد و کلکم من اٰدم و اٰدم
من تراب ۔ ان اکرمکم عند اللہ
اتقکم و لیس لعربیٍ علیٰ
عجمیٍ فضلٌ اِلّا بالتقوٰی
اَلا ھل بلّغت اللّٰھم
فاشھد ۔

(سیرت ابن ہشام ص ۹۶۸)

اے لوگو ! یقیناً تمہارا رب واحد لاشریک ہے ۔ تم میں سے ہر ایک آدمؑ سے ہے اور آدم مٹی سے ہے ۔ یقیناً تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ۔ اور کسی بھی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ۔ سوائے تقویٰ کے ۔ سنو ! کیا میں نے پہنچا دیا ؟ اے اللہ تو گواہ رہ ۔

انسانیت کی خدمت آپ کا شیوہ رہا ۔ اور زندگی بھر آپ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا اعلان کرتے رہے ۔ اور اسی کا نمونہ دکھاتے ہوئے ایسی یادگاری خدمت سر انجام دی ہے کہ عرش رب العالمین سے آپؐ نے محمدؐ نام پایا ۔ ایک عارف باللہ آپ کی اسی شان کو اپنے کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اور حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام آپ کی اس خوبی سے متاثر ہو کر اپنے عربی قصیدہ میں آپ کی شان کا اظہار اس عربی شعر میں بیان فرماتے ہیں ؎

اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ
شَاْنًا یَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

کہ میں تیرے خنداں و درخشاں چہرے میں ایک الٰہی شان دیکھتا ہوں ۔ جو شمائلِ انسانی پر فوقیت رکھتی ہے ۔

پسماندہ طبقات پر آپؐ کے احسانات

انسانی سوسائٹی میں جو سب سے کمزور اور گرا ہوا طبقہ ہے اُسے عام طور پر بڑے ریفارمر کہلانے والے بھی نظر انداز کرتے رہے ہیں ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف ہے کہ آپؐ نے ادنیٰ سے ادنیٰ اور پسماندہ سے پسماندہ اور مظلوم سے مظلوم اور جو کسی کی نگاہ میں بھی ناقابلِ التفات رہا ہو اُسے بھی ویسا ہی مقام دیا جیسا کہ ایک بڑے سے بڑے انسان کو دیا جاتا رہا ۔

چنانچہ آپؐ کے انہی اخلاقِ حسنہ اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان کے بارہ میں مولانا حالی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا !!
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

پھر طبقۂ نسواں جو صدیوں سے مظلوم چلا آیا ہے اُن کے بارہ میں آپ کی تعلیم

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۔

(سورۃ بقرہ آیت ۲۲۸)

عورت کو اُسے مرد کی سطح پر جمع کر دیا ہے اور دونوں کے حقوق مساوی بنا دیئے گئے ہیں ۔ اسی طرح غلام کہ اس مسئلہ کو دُنیا حل کرنے سے قاصر رہی ہے مگر اس کے وجود نے اس کی صحیح تعیین کی ہے کہ اس کی ایک شق جو انسانیت کے نام پر دھبہ تھی اس کو یکسر مٹا دیا ۔ اور آپ کے ہاتھ پر جو غلام اسلام میں داخل ہوئے آپ نے ان کو اس ردی حالت سے اُٹھا کر اپنی قرابت داری کی سطح تک پہنچایا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپؐ نے اُمت کے اکابرین کو بھی ایک غلام ابن غلام کی قیادت میں ایک جنگ پر روانہ فرمایا ۔ لیکن اس کی دوسری شق جو ایسی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کی حامل ہے کہ جس پر ہزار آزادی کو قربان کیا جاسکتا ہے ۔ جیسا کہ سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام آپؐ کی شان کے بارہ میں فرماتے ہیں ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزّمان ہے

یہ وہ غلامی ہے جس پر ہزار آزادی کو قربان کیا جاسکتا ہے ۔

قیدی

قیدیوں کو جو اعزاز قرآن مجید نے بخشا ہے ۔ دُنیا کے کسی دستور میں اس کی نظیر موجود نہیں ۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں سے جو حُسنِ سلوک فرمایا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنا ۔ اور ان کی دونوں جہانوں کی زندگی سُدھری ۔ بھلا اس سے بہتر سلوک کیا ہو سکتا ہے ۔

مساکین

مساکین کے بارہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کا خیال رکھنے کے بارے میں خاص توجہ دلائی ہے اور اُن کے حقوق کی ادائگی کے بارہ میں بے حد زور دیا گیا ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شان کو بلند کرنے کے لئے فرماتے ہیں :-

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ
اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ
فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۔

(ترمذی ابواب الزہد جلد ۲)

یتامیٰ

یتامیٰ کی خبر گیری تو دعویٰ نبوت سے پہلے ہی آپؐ کو ملحوظ رہی ۔ اور پھر قرآن مجید میں تو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں آپؐ کی خاص ڈیوٹی ہی یہ لگائی ہے ۔ جیسا کہ فرماتا ہے :-

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

(سورۃ ضحیٰ : آیت ۷)

پھر فرماتا ہے :-

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ

(سورۃ ضحیٰ : آیت ۱۰)

اور اسی طرح متعدد آیات میں ان کے حقوق کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اس قدر زور دیتے تھے کہ فرماتے ہیں :-

اَنا و کافِل الیتیم لہٗ و
لغیرہٖ فی الجنّۃ ھٰکذا
وَ اشار بالسّبابۃِ والوسطیٰ
وَ فرّج بینھما شیئًا ۔

(بخاری)

کہ میں اور یتیم کا کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ یتیم ۔ جنت میں اس طرح ہوں گے ۔ اور آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی اُنگلی کو درمیان سے تھوڑا سا فاصلہ دے کر اشارہ کیا ۔

سائل

سائل کے بارہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَفِیْۤ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ
لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۔

کہ سائل تو سائل مومنوں کے اموال میں محروم کا بھی حق ہے ۔ نیز فرماتا ہے :-

" وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ "

(سورہ ضحیٰ)

اور علاوہ ازیں اس پر متعدد آیات میں توجہ دلائی گئی ہے ۔

غرباء

غرباء کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

صدء الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء اور ایک موقعہ پر جبکہ غرباء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ ہم تو امیروں کے مقابلہ میں کم استطاعت لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریق بتائیے کہ ہم بھی نیکیوں میں آگے قدم اٹھا سکیں تو آپ نے ان کو تسبیح سکھائی اور فرمایا تم امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جاؤ گے

دشمنوں پر آپ کے احسانات

آپ کی تعلیم کی خصوصیت یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ دشمنوں کو اذیت نہ پہنچائی جائے بلکہ آپ کی تعلیم نے ان کے حقوق تک قائم کئے ہیں جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (مائدہ آیت ۹)

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

پھر فرماتا ہے:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (نحل آیت ۹۱)

اللہ یقیناً عدل اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے اور بغاوت سے روکتا ہے اور وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔

پھر فرماتا ہے۔

ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (مومنون آیت ۹۷)

تو ان کی بری باتوں کو ایسی جوابی باتوں سے دور کر جو نہایت خوبصورت ہوں۔

چونکہ جنگ جیسے موقع پر جب دشمن سے برسرپیکار ہونے کی حالت ہوتی ہے آپ اپنے ماننے والوں کو ہدایت دیتے ہیں کہ کسی قوم کی عبادت گاہیں نہ گرائی جائیں، ان کے مذہبی پیشواؤں کو نہ مارا جائے، عورتوں بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ پادریوں اور راہبوں کو نہ مارا جائے حتیٰ کہ دشمن کی لاشوں کی لوگ بے حرمتی کیا کرتے تھے اور ان کی ناک، کان کاٹ کر مثلہ کیا جاتا تھا مگر آپ نے اس بد رسم کو دور فرما کر ان کی عزت قائم فرمائی۔ اس طرح یہ بھی آپ کا دشمنوں پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

ایک موقعہ پر ایک یہودی کا جنازہ گذر رہا تھا آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے جب آپ سے یہ عرض کی گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا کیا یہ خدا کا بندہ نہیں؟

پھر ایک یہودی عورت کا آپ کو کھانے میں زہر ملا کر دینا۔ آپ نے مقدرت پا کر بھی اسے سزا نہیں دی ایسے دشمن سے حسن سلوک اور احسان جو نہ صرف آپ کو بلکہ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنا چاہتا تھا۔

پھر طائف کا وہ مشہور واقعہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا طائف میں پیغام حق پہنچانے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ دشمنوں نے وہاں آپ کو زخمی کر دیا اور اس قدر تکلیف پہنچائی کہ جسم کو سوز کر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ایک موقعہ دیتا ہے اور آپ کے پاس ملک الجبال کو بھیجتا ہے اور ان ایسے موذی لوگوں کے بارہ میں آپ سے اجازت چاہی جاتی ہے کہ ان کو پیوند خاک کر دیا جائے۔ مگر آپ اس کو برداشت نہیں کرتے بلکہ ان کی سفارش کرتے ہیں کہ انہیں نسلوں میں سے لوگ ایمان لائیں گے اور ان کے لئے ہدایت کی دعا فرماتے ہیں۔

پھر ایک جنگ کے موقعہ پر ہوا کہ قبضہ میں دشمن کی بھیڑ بکریاں آگئیں صحابہ نے اس بارہ میں آپ سے فتویٰ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا رخ ان کے مالکوں کی طرف کر کے انہیں لوٹا دیا جائے۔

پھر وہ عظیم واقعہ کہ وہ ظالم جنہوں نے آپ کو اور آپ کے صحابہ کو مسلسل تیرہ سال تک آلام و مصائب و مظالم کا تختہ مشق بنائے رکھا تھا اور ایسے ایسے مظالم ڈھائے تھے جن کے نتیجہ میں وہ سب واجب القتل ہی نہیں بلکہ بڑی سے بڑی سزا بھی ان کے مظالم کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہ رکھتی تھی لیکن آپ ہیں کہ جب دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں پہنچے ہیں اور ایسے موقعہ پر آپ کے کمانڈر کی زبان پر ایک معمولی سا فقرہ بے اختیار سے نکل جاتا ہے کہ جس سے اہل مکہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی تھی۔ آپ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے اسے فوراً معزول فرما دیا۔ اور فتح مکہ کے بعد جب اہل مکہ جمع ہیں وہ بڑے بڑے صنادید بھی شامل تھے جو اہل اسلام کے خلاف تمام سازشوں کے بانی مبانی تھے۔ آپ نے ان سب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے مکہ کے لوگو! تم نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے نشانات کس طرح لفظ بہ لفظ پورے ہوئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ تمہارے ان ظلموں اور شرارتوں کا کیا بدلہ دیا جائے جو تم نے خدا کے واحد و یگانہ کے ماننے والے غریب بندوں پر کئے تھے اس پر مکہ والوں نے کہا ہم آپ سے اسی سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ پھر محسن اعظم رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ تاللہ لا تثریب علیکم الیوم خدا کی قسم! آج تمہیں کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی سرزنش کی جائے گی۔

پھر عام معافی کے باوجود ایسے افراد بھی تھے جن کے بارہ میں فیصلہ تھا کہ چونکہ انہوں نے عفو عام سے فائدہ نہیں اٹھایا اور یہ کہ ان کے جرم ایسے سنگین تھے کہ وہ سب کے سب واجب القتل تھے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ایسے سنگین مجرموں کو بھی ہمارے آقا اور مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انہیں معاف فرما دیا بلکہ ان کے ساتھ احسان و مروت کا سلوک فرمایا۔ جیسا کہ ہندہ اور عکرمہ کے مشہور واقعات ہیں۔

ماضی حال اور مستقبل کے تمام انسانوں پر آپ کے احسانات

آپ سے قبل ہر نبی نے اپنے ہی مفوضہ کام کو سر انجام دیا۔ ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ ماضی میں جو انبیاء علیہم السلام گزر چکے ہیں ان کی صداقت بھی ثابت کریں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کام بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام سے مجموعی طور پر بڑھ کر تھا۔ اس کے ساتھ تمام گزرے ہوئے انبیاء پر ایمان لانا ایمانیات میں آپ نے شامل فرمایا اور اس طرح اپنی ذمہ داری کو دوسروں کے بالمقابل بدرجہا زیادہ ہونے کے باوجود آپ کا سب سے زیادہ کامیاب ہو جانا ایسا کارنامہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ دوسرے نبیوں کے ماننے والے محض اپنے نبیوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں پچھلوں سے انہیں کوئی سروکار نہیں لیکن آپ کے بارہ میں تو واضح یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور یہ کہ جو نؤمن ببعض ونکفر ببعض کہتے ہیں ان کو اولئک ھم الکافرون حقاً کا حکم سنایا جاتا ہے اور مسلم صرف اسے کہا جاتا ہے جس کے ماننے پر کسی کے انکار کا دخل نہ ہو۔ یہ آپ کا ماضی میں تمام گزشتہ پیشواؤں اور ان کے متبعین پر بہت بڑا احسان ہے قرآن مجید نے صاف ذکر کیا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر آیت ۲۵) ولکل قوم ھاد (رعد آیت ۸) ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک (مومن آیت ۷۹) یعنی اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔ اور ہر ایک قوم کے لئے خدا کی طرف سے ایک رہنما بھیجا جا چکا ہے۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے تھے بعض کا ذکر ہم نے تیرے سامنے کر دیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے تیرے سامنے نہیں کیا۔

جہاں تک حال کا تعلق ہے خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ہر قریہ میں ایک رسول مبعوث کرتے مگر خدا نے یہ چاہا کہ آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر اور للعالمین نذیراً کے ذریعہ کو سرفراز فرمائے گویا کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف ہی نہیں آئے تھے بلکہ آپ کی بعثت کے بعد جو تمام انسان قیامت تک پیدا ہونے والے تھے آپ کی گم شدہ بھیڑوں میں شامل تھے۔ آپ کا انکار کرنا صرف آپ کا ہی انکار کرنا نہ تھا بلکہ تمام اگلے پچھلے راستبازوں کے انکار کے مترادف ہے۔ پھر جہاں تک مستقبل کا سوال ہے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کی مثال اس شجرہ طیبہ سے دی ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ زمین پر قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء۔ اسی طرح متعدد آیات میں خدا تعالیٰ نے یہ کھول کھول کر بیان کر دیا ہے کہ جب تک اسلام کی غلبہ غائی پوری نہ ہو گی سلسلہ ہدایت کبھی ختم نہ ہو گا۔ غرضیکہ کسی زمانہ کے لوگ بھی آپ کے احسانات سے محروم نہیں رہے۔ قرآن مجید اور تمام صحف سابقہ جا بجا یہ شہادت پیش کرتے ہیں کہ آدم سے لیکر آج تک تمام نبیوں سے آپ کی بعثت کے بارہ میں عہد لیا جاتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے متبعین سے پختہ میثاق لیں کہ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور اپنی زندگی کے ہر لحہ میں آپ کے

مدد گار ہوں)۔

آپ کے بنی نوع انسان پر بے پایاں احسان پر اللہ تعالیٰ کی شہادت

آپ کے قلب مطہر میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے تڑپ کو بھر دیا تھا جیسا کہ وہ شہادت دیتا ہے۔
فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفاً (کہف آیت ۷)
کیا اگر وہ عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔ مطلب یہ کہ تیرا پاکیزہ دل کافروں کے سچائی سے انکار کو برداشت نہیں کر سکتا اور خواہشمند ہے کہ وہ بھی ہدایت پا جائیں۔

پھر فرماتا ہے۔
فلا تذھب نفسک علیھم حسرات (فاطر آیت ۹)
کہ تیری جان ان کی وجہ سے حسرت و غم کے باعث ہلاک نہ ہو جائے۔

اسی طرح فرماتا ہے۔
ثم دنا فتدلّٰی۔ (نجم آیت ۹)
اور وہ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اس اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لئے اس کے قریب ہوئے۔

نیز فرماتا ہے۔
ووجدک ضالاً فھدیٰ۔
(ضحیٰ آیت ۸)
اور جب اس نے تجھے اپنی قوم کی محبت میں سرشار دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتا دیا۔

پھر فرماتا ہے۔
کنتم امواتاً فاحیاکم اور آپ کے پیغام کو پیغام حیات قرار دیتا ہے اور اور اس میدان میں خدا تعالیٰ نے آپ کو اوّل المومنین و اوّل المسلمین بھی قرار دیا ہے۔ نیز خاتم النبیین کے لقب سے نوازا ہے اور آپ کے ماننے والوں کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔

ان تمام امور کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے ... آپ کی شان میں وہ آیت نازل فرمائی ہے جس کا سلسلہ کسی ... کے بعد نہیں آیا جس کے ... بھی ... پایا ... آیت ... پائی جاتی ... آیت

پھر ... لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً (مائدہ آیت ۴)
ترجمہ آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔
علاوہ ازیں خدا تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان تو شکور خدا نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ محسن العالمین کے احسانوں کا انہیں اس رنگ میں شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔
ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ و سلّموا تسلیماً (احزاب ایت ۵۷)
اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش و خروش سے ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

حرفِ آخر

پس اللہ تعالیٰ نے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے عظیم منصب و اوصاف کی وجہ سے دونوں جہان کی سرداری بخشی تھی اور آپ کا حقیقی منصب یہی تھا کہ پہلے اور پچھلے سب ہی آپ کے مطاع تھے جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ آپ اس وقت سے خاتم النبیین ہیں جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔ نیز فرماتے ہیں۔
لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا لیکن اس زمانہ میں مسلمانوں نے نادان دوست کا کردار ادا کیا اور غیر مسلموں نے جن کے نبی اور مطاع اگر زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں شامل ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے۔ مگر اس زمانہ میں انہوں نے جہالت و تعصب کی وجہ سے آپ کی دشمنی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ (سوائے شاذ و نادر کے والشاذ کالمعدوم)

غرضیکہ اس دور میں از سر نو آپ کی اس شان کو دنیا میں ظاہر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ... آپ کے ہی عظیم روحانی فرزند ... علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کام کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنے آقا کی سرداری کو دونوں جہان میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور سینہ سپر ہو کر اس کام کو سرانجام دینا شروع کیا۔ آپ نے آنحضرت صلعم کے وجود کو اپنے انداز سے پیش کیا۔ آپ کے انعامات روحانی کی دلیل اپنے وجود کو قرار دے کر تمام دنیا کو ایسی فراست، تفاسیر، دلائل دینیات، اخلاق و روحانیت مقابلہ کی دعوت دی اور بتایا کہ ... میں آپ کی اصل شان کو پیش کر کے دنیا سے آپ کی عظمت کو تسلیم کرانے کی مہم چلائی۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ آپ کے جانشین چلا رہے ہیں۔ غرضیکہ دنیا ... سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے شناسا ہو رہی ہے اور آپ کے قدموں میں جمع ہو رہی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ دنیا آپ کی شان حاشر الناس کا نظارہ چشم خود دیکھے۔ آپ جماعت احمدیہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ... اپنے آپ کو وقف کرتے چلے جا رہی ہے تا وہ وقت آ جائے کہ جس محسن اعظم کو آج دنیا نے بھلایا ہوا ہے اس کی سرداری دنیا میں دائمی طور پر قائم ہو جائے۔ آمین

آخر میں میں سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔ آپ اپنی تصنیف لطیف اتمام الحجۃ کے صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں۔
"وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔"

اللھم صل و سلم و بارک علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۶۰ہش بمطابق ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم سال ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۔ خاکسار مرزا وسیم احمد	ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	ناظر جائداد و تعمیرات و ناظر تعلیم
۳۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب	ناظر بیت المال (خرچ)
۴۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف	ناظر بیت المال (آمد)
۵ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی	ناظر امور عامہ
۶ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ناظر دعوۃ و تبلیغ
۷۔ مکرم منظور احمد صاحب ...	ممبر
۸۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب	ممبر
۹۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد	ممبر
۱۰۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر	ممبر
۱۱۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب مونگھیر	ممبر

منقولات

پروفیسر سلام کی نگاہ میں اُستاد کا مقام

ترجمہ از مکرم مرتضیٰ علی صاحب ۵۶ ایپسہ روڈ، ساؤتھ، کلکتہ

"انیس بیس سال کا ایک نوعمر طالب علم اپنے پروفیسر کے سامنے سر تسلیم خم کئے یوں گویا ہوا: استاد محترم! میں اپنی غلطی پر نادم ہوں۔ آئندہ ہوم ٹاسک HOME WORK وقت پر کر کے آؤں گا۔ اور یہ غلطی دوبارہ سرزد نہ ہوگی۔"

۸۸ سالہ پروفیسر انیلندرا ناتھ گنگولی سنہ ۱۹۲۰ء کے واقعات کو ماضی کے کھنڈرات سے کرید کرید کر نکال رہے تھے اور تھر تھراتے ہوں سے پروفیسر عبد السلام سے وابستہ اپنے تاثرات کو الفاظ کی قبا پہناتے ہوئے آبدیدہ ہو کر کہنے لگے مجھے معلوم نہیں تھا کہ سلام اپنے شعبہ میں اتنی عظمت حاصل کر لیں گے اور نوبل پرائز حاصل کر کے عالمی شہرت کے حقدار ٹھہر جائیں گے۔ پروفیسر گنگولی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا سلام کے پرائز حاصل کرنے پر میں نے انہیں IMPERIAL COLLEGE OF SCIENCE & TECHNOLOGY, LONDON کے پتہ پر خط لکھ کر اپنی بے پایاں مسرت کا اظہار کیا اور میں نے لکھا کہ میری بے کراں مسرت کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں نے بھی کبھی تمہیں ریاضی کے اسباق پڑھائے تھے اور آج میں اپنے ہونہار طالب علم کی عظیم کامیابی میں اپنی محنت کا صلہ دیکھ رہا ہوں۔ اس خط کے جواب میں ایک ذہین شاگرد اپنے استاد سے یوں مخاطب ہوا۔ میں اپنے آپ کو ان خوش قسمت شاگردوں میں سے پاتا ہوں جنہوں نے آپ جیسا استاد پایا ہو۔ محترم! میں نے آپ سے لاہور کے زمانہ طالب علمی میں جو علم سیکھا تھا وہ مجھے نہ CAMBRIDGE میں مل سکا اور نہ ہی کسی دوسری غیر ملکی یونیورسٹی میں مل سکتا تھا۔"

پروفیسر انیلندرا ناتھ گنگولی ۱۶۔ چکرابیڑیہ روڈ کلکتہ میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ اپنا ماضی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ چار پشتوں سے بھوانی پور میں رہتے ہیں۔ ان کے والد بزرگوار دیندرا ناتھ گنگولی SOUTH SUBURBAN SCHOOL میں ریاضی کے معلم تھے اور دادا بزرگوار دھیریندرا ناتھ گنگولی DACCA UNIVERSITY میں ریاضی کے پروفیسر تھے۔ پروفیسر گنگولی نے بھوانی پور کے LONDON MISSIONARY SCHOOL سے میٹرک، سنہ ۱۹۱۲ء میں GENERAL ASSEMBLY INSTITUTE سے حساب میں آنرز ایلر ن اے کیا۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں PURE MATHEMATICS میں 1ST CLASS اور سنہ ۱۹۱۸ء میں APPLIED MATHEMATICS میں 1ST CLASS 2ND ہوئے۔ حصول تعلیم سے ابھی آپ فارغ ہی ہوئے تھے کہ نوجوان انیلندرا ناتھ گنگولی نے "امرت بازار پتریکا" کے ایک اشتہار کی بنیاد پر ایک درخواست لاہور کے سناتن دھرم کالج کو لکھی۔ آپ کو فوراً بلا لیا گیا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں ۱۸۰/ روپیہ ماہانہ پر کالج میں حساب کے استاد مقرر ہوئے۔

پروفیسروں نے مل کر ایک MESS بنایا ہوا تھا جس سے آپ بھی وابستہ تھے اور اس طرح چالیس روپیہ ماہانہ پر کھانے پینے اور رہنے کی فکر سے آپ آزاد ہو گئے تھے۔ سنہ ۱۹۱۹ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک لاہور میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں سنہ ۱۹۵۳ء تک انبالہ کے سناتن دھرم کالج سے وابستہ رہے۔ کلکتہ کے بنگا باسی کالج میں بھی کچھ عرصہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔

بقول پروفیسر گنگولی سلام سرکاری کالج کے طالب علم تھے۔ اس زمانہ میں لاہور یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ طلبا کو پڑھانے کے لئے مختلف کالجوں کے منتخب پروفیسروں کا ایک گروہ ہوا کرتا تھا۔ انیلندرا ناتھ گنگولی بھی لاہور یونیورسٹی کی ڈین کی دعوت پر وہاں علم ریاضی پڑھانے آتے تھے۔ استاد کو اپنے شاگرد کی انکساری اور بیدار مغزی کا احساس تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ پروفیسر سلام کے متعلق مختلف امور کا ذکر کرتے کرتے ایک بار پھر فرط جذبات سے آبدیدہ ہو گئے۔

رپورٹر کے ایک استفسار پر کہ آپ کی شاگردوں کے نزدیک اس قدر ہر دلعزیزی کی وجہ کیا تھی؟ کہنے لگے کہ میرے استاد پروفیسر گوری شنکر دے اور ڈاکٹر کالیس کا ارشاد تھا کہ شاگرد کو پڑھانے کے لئے استاد کو چاہیئے کہ وہ اس کے دل تک رسائی رکھتا ہو ورنہ استاد کا علم کبھی بھی شاگرد پر اثر انداز نہ ہوگا۔

لاہور چھوڑنے کے بعد کچھ عرصہ آپ کو سلام صاحب کی کوئی خبر نہ رہی لیکن بعد ازاں لنڈن کے IMPERIAL COLLEGE سے ایک بار پھر سلام صاحب کے خطوط آپ کو آنے لگے۔ کلکتہ میں سائنس کانگریس کی کانفرنس کے موقعہ پر آپ نے بڑی تگ و دو اور خلوص کے ساتھ اپنے پرانے استاد کا گھر ڈھونڈ نکالا۔ ایک اور سوال کے جواب میں پروفیسر گنگولی نے کہا۔ کہ سلام کسی ادارہ کے وظیفہ پر بی۔ اے اور ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ پہلے وہ انگریزی کے آنرز کے طالب علم تھے، لیکن اس مضمون سے انہیں کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بعد میں ریاضی میں آنرز لے لیا تھا۔

ضعیف العمر انیلندرا ناتھ گنگولی نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جن لوگوں نے عظمت پائی ہے وہ ہمیشہ اپنے کرم فرماؤں کے احسان مند رہے ہیں ورنہ مرکز علم میں بیٹھ کر سلام کیسے کلکتہ یونیورسٹی کو یہ لکھ سکتے تھے کہ مجھے اعزاز دینے سے پہلے میرے استاد کی اہمیت کا اقرار کیجئے۔ میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ سلام کے دل میں میرے لئے اتنی قدر و عزت ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ سلام بڑا ہوگا اور بڑا ہوگا اور دنیا دیکھتی رہے گی۔"

(بنگلہ روزنامہ "جوگانتر" کلکتہ مجریہ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۸۰ء)

ولادتیں

۱۔ مکرم پٹواری غلام نبی صاحب بھمبی آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ تیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت سے بچہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و صالح و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ مقیم جموں

۲۔ مورخہ ۲۵/۱۲ کو برادرم مکرم محمود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچہ کا نام "ناصر محمود" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب خادم درویش کا نواسہ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش کا پوتا ہے جملہ احباب کرام سے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال (آمد)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے منجھلے بیٹے عزیز سراج الدین سلمہٗ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم عبد الباری صاحب آف کرڈاپلی (اڑیسہ) کی نواسی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے عزیزہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین بننے اور درازیٔ عمر ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: شیخ شمس الدین، صدر جماعت احمدیہ کیرنگ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹/۱۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے ... عزیزہ عظمت پروین سلمہا بنت مکرم محمد منصور احمد صاحب آف ... کے نکاح کا اعلان مکرم محمد سعید صاحب ابن مکرم محمد ... آف میدک (آندھرا پردیش) کے ساتھ ... حق مہر پر فرمایا۔

اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کی طرف سے ... مبلغ پچاس روپیہ جمع کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت ... ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار:
محمد انعام غوری، قادیان

نتیجہ امتحان دینی نصاب "متفدم" مجالس خدام الاحمدیہ (بھارت)

(قسط نمبر ۲)

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱. مکرم ظفر عالم خاں صاحب	۷۶ اوّل
۲. " رفیق احمد صاحب	۷۳ سوم
۳. " قمر عالم صاحب سولیجہ	۴۸

مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ

۱. مکرم مسعود احمد صاحب	۵۲
۲. " ظہور احمد صاحب	۵۱
۳. " نذیر احمد صاحب طاہر	۴۹
۴. " محمود احمد صاحب	۴۸
۵. " نسیم احمد صاحب	۴۷
۶. " رفیق احمد صاحب	۳۵
۷. مکرم انیس احمد صاحب	۴۵
۸. مکرم محمود احمد صاحب رفیع	۴۴
۹. " ظہیر احمد صاحب	۴۲
۱۰. " عبدالوحید صاحب	۴۲
۱۱. " محمد عبدالکریم صاحب	۴۱
۱۲. " اشرف احمد صاحب	۴۰
۱۳. " مظفر احمد صاحب	۳۶
۱۴. " بشارت احمد صاحب	۳۵

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

۱. مکرم محمد عبدالقیوم صاحب	۷۱
۲. " رشید الدین صاحب پاشا	۷۰

(ضمیمہ) نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے امتحان دینی نصاب میں یادگیر کے مندرجہ ذیل افراد شامل ہوئے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تمام کامیاب قرار پائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں برکت دے۔ آمین

۱. مکرم حامد اللہ صاحب غوری
۲. " اویس احمد صاحب
۳. " عبدالقدوس صاحب جینا
۴. " عبدالباسط صاحب
۵. " منصور احمد صاحب
۶. مکرم شاہد احمد صاحب غوری
۷. " عبدالحکیم صاحب
۸. " عبدالمنان صاحب کرنول
۹. " عبدالمنان صاحب سالک
۱۰. " اکرم احمد صاحب گلبرگی۔

دینی نصاب برائے مبلغین معلمین

جملہ مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے امتحان دینی نصاب سال ۱۳۶۰ ہش مطابق سال ۱۹۸۱ء کے لئے مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

۱. تحفۃ الندوہ ، تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
۲. دعوۃ الامیر تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادت القرآن" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۹۔ ظہور (اگست ۱۹۸۱ء) بروز اتوار ہوگا۔ احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ (علاوہ ڈاک) فی نسخہ رکھی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اذکروا موتاکم بالخیر

میری رفیقۂ حیات محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ مرحومہ

افسوس! میری اہلیہ محترمہ مہتاب بیگم صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز اسکول بھدرواہ ایک سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۲/۹ کو بوقت ساڑھے سات بجے شام تمام افراد خاندان کو سوگوار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ حسنِ اخلاق اور حسنِ رفاقت میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ مرحومہ کی وفات کی خبر پھیلتے ہی شہر کے تمام اسکول اظہارِ غم میں بند ہو گئے اور تین روز تک تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں (جن میں علی الترتیب دو لڑکے اور دو لڑکیاں بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ تادم واپسیں احمدیت کی حقیقی فدائی رہیں۔ قیام پونچھ کے دوران مرکز سلسلہ سے جب بھی مبلغین کرام تشریف لاتے مرحومہ ان کی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتیں بلکہ مرکزی نمائندگان کی خاطر و تواضع میں دلی مسرت اور فخر محسوس کرتیں۔ ایک سال کی طویل علالت کے باعث جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزور ہو چکی تھیں اور بظاہر حالات بہت سی باتوں میں اپنے ماں کے والوں (جو سب کے سب غیر احمدی ہیں) کی ہمدردی کی محتاج تھیں۔ مگر ایمانی غیرت کا یہ عالم تھا کہ آخر وقت تک اپنے رشتہ داروں کی طرف سے احمدیت سے انحراف کے اصرار کے مقابلہ میں ایک مضبوط چٹان بن کر ڈٹی رہیں حتیٰ کہ تمام رشتہ داروں نے نہ صرف بائیکاٹ کر دیا بلکہ وفات کے بعد مرحومہ کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ بامر مجبوری مرحومہ کو اپنے ہی خرید کردہ رقبہ میں سپرد خاک کیا گیا اور جماعت کے کثیر تعداد احباب نے مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

اس سانحۂ غم پر خاکسار کو بہت سے احباب اور بزرگان جماعت کی جانب سے اظہار تعزیت پر مشتمل خطوط موصول ہوتے رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ ذہنی پریشانی کے عالم میں خاکسار فرداً فرداً ان کا جواب نہیں دے سکا۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ میں ان تمام بزرگان و احباب کا شکر گزار ہوں اور دعاؤں کا ملتجی کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ہمیشہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست ہائے دعا

۱. مکرم محمد ابراہیم صاحب ساکن بمبئی مبلغ پچاس روپیہ مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت سے اپنے کاروبار میں ترقی اور جسمانی و روحانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

۲. ماہ تبلیغ (فروری) میں خاکسار کے امتحان شروع ہو رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے حصول اور مکرم سید ابوالنصر مبشر صاحب کی ملازمت کے سامان بہم ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: فیروز الدین خاں سمبلپور (اڑیسہ)

۳. نیند کی حالت میں گر کر چوٹ آ جانے سے خاکسار کے پیر کی ہڈی کا جوڑ اکھڑ گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف اور بے چینی لاحق ہے۔ مختلف مدات میں پندرہ روپیہ ارسال کرتے ہوئے تکلیف کے ازالہ اور کامل شفایابی کے لئے بزرگان و احباب سے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار: منصور احمد احمدی بھدرک (اڑیسہ)

۴. خاکسار کی اہلیہ نسوانی عوارض سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: پی محمد پیر مدراس

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال۔ آمد

برائے صوبہ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ و آندھرا

جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ بنگال۔ اُڑیسہ و آندھرا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ یکم فروری ۸۱ء سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق چیکنگ حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال۔ آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱/۲/۸۱	پنکال	۲۵/۳/۸۱	۲	۲۷
آرہ	۲/۲/۸۱	۱	۴/۲/۸۱	کوٹ پلہ	۲۷	۱	۲۸
اردل	۴	۱	۵	چودوار	۲۸	۱	۲۹
مظفر پور براستہ پٹنہ	۵	۲	۷	کٹک	۲۹	۱	۳۰
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۸	۳	۱۱	سونگھڑہ	۳۱	۱	۱/۴/۸۱
پکوڑ	۱۱	۱	۱۲	کیندرا پاڑا	۱/۴/۸۱	۱	۲
بلاری	۱۲	۱	۱۳	پارادیپ مدھوبن	۲	۱	۳
خانپور ملکی	۱۳	۱	۱۴	سرلو	۳	۱	۴
مونگھیر	۱۴	۱	۱۵	کٹک	۴	۱	۵
گیا	۱۵	۱	۱۶	مانیکا گوڈا	۵	۱	۶
رانچی۔ بملیہ	۱۶	۳	۱۹	نیاگڑھ	۶	۱	۷
جمشید پور	۲۰	۲	۲۲	برہم پور	۷	۱	۸
موسی بنی مائنز۔ دھوکھنڈار	۲۳	۳	۲۶	وشاکھا پٹنم	۹	۱	۱۰
روڑکلہ	۲۶	۲	۲۸	حیدرآباد	۱۱/۴/۸۱	۷	۱۸
کلکتہ و مضافات	۱/۳/۸۱	۱۰	۱۱/۳/۸۱	ظہیرآباد	۱۸	۱	۱۹
کھڑکپور	۱۱	۱	۱۲	عادل آباد	۲۰	۱	۲۱
سورو	۱۲	۱	۱۳	چنداپور۔ کاماریڈی	۲۱	۲	۲۳
بھدرک	۱۳	۲	۱۵	شادنگر	۲۳	۱	۲۴
کٹک	۱۵	۲	۱۷	جڑچرلہ۔ محبوب نگر	۲۴	۲	۲۶
بھبنیشور	۱۷	۲	۱۹	وڈنان	۲۶	۱	۲۷
کیرنگ۔ خوردہ نوگاؤں	۱۹	۴	۲۳	جنتہ کنٹہ و مضافات	۲۷	۵	۲/۵/۸۱
کوڈالی براستہ کٹک	۲۳	۲	۲۵	قادیان براستہ حیدرآباد واپسی			

مومن کی ایک خصوصیت

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ :-

"اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے توکّل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فیکٹس ۱۹ ستمبر ۱۹۰۱ء)

جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور علیہ السلام کے مذکورہ ارشاد کی تعمیل میں نہ صرف یہ کہ اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کو اپنی صحیح آمد کے مطابق باقاعدہ اور بار شرح ادا کرنے کا التزام کریں بلکہ اپنے ذمّہ بقایا چندہ جات کو بھی جلد از جلد ادا کرنے کی طرف توجہ۔ اس مالی خدمت کے نتیجہ میں آپ سب کے اموال میں غیر معمولی خیر و برکت دی جائے گی۔ اور آپ کی جملہ ضروریات کا خدا تعالیٰ خود کفیل ہو جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

منظوری انتخابات لجنات اماء اللہ بھارت (قسط نمبر ۵)

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی آئندہ تین سال یعنی ستمبر ۱۹۸۳ء تک کیلئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ ارکھ پیٹھ :-

صدر لجنہ	محترمہ ذاکرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	" لیلیٰ بی بی صاحبہ
" تعلیم	" ذاکرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھدرک :-

صدر لجنہ	محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت	" عابدہ بی بی صاحبہ
" مال	" عمدہ بی بی صاحبہ
" خدمت خلق	" رحمت بی بی صاحبہ
" لجنہ	" زینب بی بی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ ہبلی

صدر لجنہ	محترمہ تقی بو صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" بشریٰ سلطانہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ

صدر لجنہ	محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" سیدہ کلثوم بیگم صاحبہ
" مال	" انجم آرا بیگم صاحبہ۔

لجنہ اماء اللہ ساتان کولم

صدر لجنہ	محترمہ ایم۔ بیہ۔ جرانہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" این رفیقہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور

صدر لجنہ	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری	" سلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	" وسیم النساء بیگم صاحبہ
" تبلیغ	" رحمت النساء بیگم صاحبہ
" تعلیم	" سیدہ معراج صاحبہ
" خدمت خلق	" سیدہ عامرالنساء صاحبہ
" ناصرات	" شاہدہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ موسی بنی مائنز

صدر لجنہ	محترمہ گلشن بی بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" ہاجرہ بیگم صاحبہ
" مال	" عائشہ بی بی صاحبہ۔
" تعلیم	" شوکت بی بی صاحبہ۔
نگران ناصرات	" رابعہ بی بی صاحبہ۔

لجنہ اماء اللہ کلکتہ

صدر لجنہ	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" شکیلہ اختر صاحبہ

(ان ہر دو عہدیداران کی منظوری ایک سال کے لئے ہے) ❖

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

ورائٹی چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
Phone No. 76360.

آٹو ونگس

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ راجستھان و اُترپردیش

جماعت ہائے احمدیہ راجستھان اور اُترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱/۲/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف کو درج ذیل پروگرام کے مطابق چیکنگ حسابات - وصولی چندہ جات لازمی و دیگر اور تشخیص بجبٹ کے سلسلہ میں دَورہ پر بھجوایا جا رہا ہے - لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت - مبلغین سلسلہ و معلمین کرام انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۞

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱/۲/۸۱	فیض آباد -	۲۴/۲/۸۱	۱	۲۵
کاشا	۲/۲/۸۱	۲	۴	گونڈہ	۲۵	۱	۲۶
اودے پور	۵	۲	۷	لکھنؤ	۲۶	۲	۲۸
جے پور - معظم آباد	۸	۲	۱۰	شاہجہانپور - کٹیا	۱/۳/۸۱	۳	۴/۳/۸۱
سانڈھن	۱۱	۱	۱۲	بریلی	۴	۱	۵
صالح نگر	۱۲	۱	۱۳	امروہہ	۵	۲	۷
ننگلہ گھنو	۱۳	۱	۱۴	سروار نگر	۷	۱	۸
مین پوری - بھوگاؤں	۱۴	۱	۱۵	دہلی - ہاپوڑ	۸	۲	۱۰
کانپور	۱۵	۲	۱۷	میرٹھ - انچولی	۱۰	۲	۱۲
بہوا - دھن سنگھ پور	۱۷	۱	۱۸	انبیٹہ	۱۲	۱	۱۳
مسکرا - مودھا -	۱۸	۲	۲۰	بجو پورہ	۱۳	۱	۱۴
راٹھ	۲۰	۲	۲۲	کرنال	۱۴	۱	۱۵
جھانسی - چرگاؤں -	۲۲	۱	۲۳	نلاکور	۱۵	۲	۱۷
بنارس	۲۳	۱	۲۴	قادیان	۱۸/۳/۸۱	-	-

شادی فنڈ:

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے۔ جس میں درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سَو بچے (لڑکے - لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں - بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے - آمین۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ استطاعت "شادی فنڈ" کی مد میں اپنے عطیات بھجوا کر ممنون فرماویں - جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مقاماتِ مقدسہ کی مرمت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس سامنے ہے - ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں - اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہِ رسولؐ کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں - اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکرانہ کے طور پر مرمت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں اور اس مد میں اپنے زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ۞

ناظر بیت المال آمد - قادیان

"وقفِ جدید" کی دو اغراض

(۱) بھارت میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جماعتوں میں وقفِ جدید کے معلّم ہوں - جو نئی پود کو خصوصاً ناظرہ اور باترجمہ قرآن مجید اور تعلیم اسلامی کی تعلیم دیں - سو ایسے باہمت نوجوان وقفِ زندگی کر کے اپنے تئیں پیش فرمائیں۔

(۲) ایسے عظیم کام کے لئے ضروری ہے کہ احباب چندہ وقفِ جدید میں نمایاں اضافہ فرمائیں - تا ایسی مہم کی کفیل اس کی آمد ہو سکے - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں ..... بہت حصہ لے گی" (الفضل ۲۹/۱۲/۸۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی توقع پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین ۞

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

برائے توجہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال

تحریکِ جدید کے سالِ نَو کے اعلان کو شائع ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے - لیکن اکثر جماعتوں کے وعدہ جات چندہ تحریکِ جدید ابھی تک موصول نہیں ہوئے - ایسی جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و تحریکِ جدید سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات اضافہ کے ساتھ حاصل کر کے جلد از جلد دفتر تحریکِ جدید میں بھجوائیں - اور یہ کوشش بھی کریں کہ وعدہ کے مطابق ادائیگی بھی سال کے ابتداء میں ہی ہو جائے ۞

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

سالانہ آل کیرلہ احمدیہ مسلم کانفرنس

احبابِ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کیرلہ احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۱۴ - ۱۵ فروری ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام مٹانور ہوگا ---!!

لہٰذا دوست ابھی سے اس کانفرنس میں شرکت کی تیاری کریں - نیز اس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

◎

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ

صوبہ اُڑیسہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۴ - ۱۵ فروری ۱۹۸۱ء کو بمقام بھدرک ضلع بالاسور (اڑیسہ) منعقد ہوگا - تمام جماعت ہائے احمدیہ اُڑیسہ سے التماس ہے کہ اس اجتماع میں خدام و اطفال کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں اور قائدین مجالس مندرجہ ذیل پتہ پر اجتماع کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کی ادائیگی جلد تکمیل کریں :- پتہ برائے ترسیل زر :-

(۱) - ہارون رشید احمدی - مدینہ میلٹ روڈ بھدرک - (اڑیسہ)

(۲) پتہ برائے خط و کتابت :- وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ - بھدرک (اڑیسہ)

ربوہ کا جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۱)

رقم کا مطالبہ کیا تھا - اس لحاظ سے اس نظام کی تنصیب احمدی انجینئروں کا ایک شاندار کارنامہ ہے - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں اس خدمت کا احسن ترین بدلہ عطا کرے - آمین ثم آمین۔

(بحوالہ الفضل ربوہ - مجریہ ۲۹ ، ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء و یکم جنوری ۱۹۸۱ء)

اعلانِ نکاح :- محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مورخہ ۳/۱/۸۱ کو مسجد مبارک قادیان میں خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ امۃ المجید سلمہا بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش کے نکاح کا اعلان مکرم رفیق احمد صاحب خالد ابن مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب (باڈیگارڈ حضور انور) ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے - (خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ)